بخاری و مسلم کی خلاف قرآن حدیثیں

نشر و اشاعت : تحفظ عقائد تشیع ٹیم

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خير خلقه وأفضل بريته محمد وعترته الطاهرين، واللعن الدائم على أعدائهم أجمعين إلى يوم الدين۔

بخاری و مسلم کی خلاف قرآن حدیثیں

بقلم : سید ابوِ ہشام نجفی ۔

ترتیب : علی ناصر۔

نشر و اشاعت : تحفظ عقائد تشیع ٹیم

ہم اس سے پہلے بھی متعدد مضامین میں بخاری و مسلم کی ان روایات کا ذکر کر چکے ہیں جو قرآن کے صریح مخالف ہیں گویا دونوں (بخاری و مسلم) نے انہیں جھوٹی روایات کا انتخاب کیا جن سے قرآن یا صحیح احادیث کی تکذیب ہوتی ہے ،اس مضمون میں بھی چند جھوٹی روایات کا ذکر کریں گے جو قرآن کے صریح مخالف ہیں اور ان کو بخاری و مسلم نے اپنی نام نہاد صحیحین میں روایت کیا ہے ۔اللہ سبحانہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭقَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُھَاجِرُوْا فِيْھَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۭوَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا (97 السناء)

بے شک جو لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کر رہے تھے ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا کہ تم کس حال میں تھے، انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس ملک میں بے بس تھے، فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے، سو ایسوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

اس آیت کریمہ نے واضح کر دیا کہ اگر کوی مسلمان اللہ کی بندگی کرنے پر قادر نہ ہو تو اگر ممکن ہو تو ایسی بستی کی طرف کوچ کرے جہاں مذہبی آزادی ہو، اختیار ہونے کے بعد بھی اگر وہ ہجرت نہ کرے تو پھر اس کا ٹھکانہ جہنم ہے ۔ آیت سے ہجرت کا وجوب اور تخلف پر جہنمی ہونا ثابت ہے ۔

اور جو لوگ اللہ سبحانہ تعالی کی خاطر اپنا وطن چھوڑتے ہیں اللہ سبحانہ تعالی نے ان سے ثواب کا وعدہ کرتا ہے اور ان کا ذکر خیر کے ساتھ کرتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّھَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُھَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭوَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (100النساء)

اور جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے وہ اس کے عوض بہت جگہ اور وسعت پائے گا، اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے پھر اس کو موت پالے تو اللہ کے یہاں اس کا ثواب طے ہو چکا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (74)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۚ وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (75 الأنفال)

اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جن لوگوں نے انہیں جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور تمہارے ساتھ ہو کر لڑے سو وہ لوگ بھی تمہیں میں سے ہیں، اور رشتہ دار آپس میں اللہ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں، بے شک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے۔

قرآن کے ساتھ ساتھ عقل بھی اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جس سرزمین پر انسان اپنا دین ترک کرنے پر مجبور کر دیا جائے تو اگر قدرت رکھتا ہو تو اس سرزمین کو چھوڑ کر کسی ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرے جہاں آزادی کے ساتھ اپنے رب کی بندگی کرسکتے،اور بالخصوص نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی طرف آنے کا فرمان تو خود اللہ سبحانہ تعالی نے دیا فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (64النساء)

اور ہم نے کبھی کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی واسطے کہ اللہ کے حکم سے اس کی تابعداری کی جائے، اور جب انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا تو آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کی معافی کی درخواست کرتے تو یقیناً یہ اللہ کو بخشنے والا رحم کرنے والا پاتے۔

بلکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد ہی لوگوں کو گمراہی سے نکال کر اللہ سبحانہ تعالی کی معرفت سے ان کے قلوب کو منور کرنا تھا ظاہر سی بات ہے اس دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی تعلیمات اور آپ کی سیرت کو نمونہ عمل بنانے کے لئے سب سے بہترین راہ یہ تھی کہ انسان صدق دل سے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحبت اختیار کرے، تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مسلمانوں کو اپنی صحبت اختیار کرنے سے روکتے تھے؟

مگر ستم بالائے ستم یہ کہ **بخاری و مسلم** نے اللہ سبحانہ تعالی کی صریح مخالفت کرتے ہوئے ہجرت کو حرام قرار دے دیا:

حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا يحيى بن سعيد، حدثنا سفيان، قال: حدثني منصور، عن مجاهد، عن طاوس، عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية، وإذا استنفرتم فانفروا".

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا ‘ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا ‘ کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا ‘ کہا کہ مجھ سے منصور بن معتمر نے بیان کیا مجاہد سے ‘ اس نے طاؤس سے اور اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”فتح مکہ کے بعد اب ہجرت نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت اب بھی باقی ہیں اور جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو نکل کھڑے ہوا کرو۔“

((صحيح البخاري. كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ. 1. بَابُ فَضْلُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ:حديث 2783))
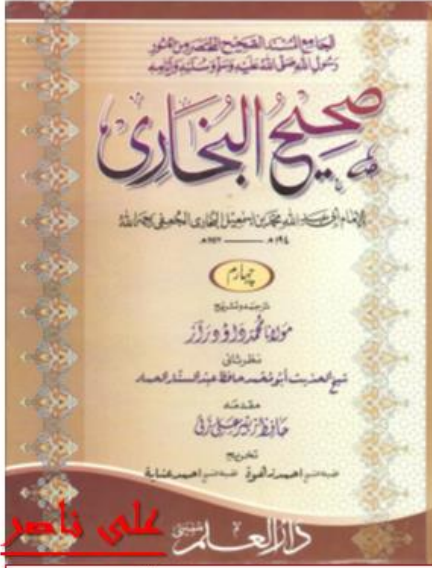
قَالَ: سَمِعْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى مِيْقَاتِهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ)) فَسَكَتُّ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَلَوِاسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ. [راجع: ٥٢٧]

عیزار سے سنا، ان سے سع
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
دین کے کاموں میں کون
پر نماز پڑھنا۔" میں نے پو
کے ساتھ نیک سلوک کر
فرمایا: "اللہ کے راستے
سوالات نہیں کیے ورنہ آ

٢٧٨٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)). [راجع: ١٣٤٩]

(۲۷۸۳) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے منصور بن معتمر نے بیان کیا مجاہد سے، انہوں نے طاؤس سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فتح مکہ کے بعد اب ہجرت (فرض) نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت بخیر کرنا اب بھی باقی ہیں اور جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو نکل کھڑے ہوا کرو۔"

تشریح: یعنی اب فتح مکہ ہونے کے بعد وہ خود دار الاسلام ہوگیا، اس لئے یہاں سے ہجرت کر کے مدینہ آنے کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ یہ مطلب نہیں کہ ہجرت کا سلسلہ سرے سے ہی ختم ہوگیا ہے جہاں تک ہجرت کا عام تعلق ہے یعنی دنیا کے کسی بھی دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت، تو اس کا حکم اب بھی باقی ہے مگر اس کے لئے کچھ شرائط ہیں جن کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

یعنی قیامت تک جہاد فرض رہے گا، دوسری حدیث میں ہے کہ جب سے مجھ کو اللہ نے بھیجا قیامت تک جہاد ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ اخیر میں میری امت دجال سے مقابلہ کرے گی۔ جہاد اسلام کا ایک رکن اعظم ہے اور فرض کفایہ ہے لیکن جب ایک جگہ ایک ملک کے مسلمان کافروں کے مقابلہ سے عاجز ہو جائیں تو ان کے پاس والوں پر، اس طرح تمام دنیا کے مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے اور اس کے ترک سے سب گناہگار ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھ آئیں تو ہر مسلمان پر جہاد فرض ہو جاتا ہے یہاں تک کہ عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں پر بھی۔ ہمارے زمانہ میں چند دنیادار خوشامد خورے جھوٹے دغاباز مولویوں نے کافروں کی خاطر سے عام مسلمانوں کو بہکا دیا ہے کہ اب جہاد فرض نہیں رہا، ان کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور توبہ کرنا بھی ضروری ہے، جہاد کی فرضیت قیامت تک باقی رہے گی۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ایک امام عادل سے پہلے بیعت کی جائے اور (محارب) کافروں کو حسب وعدہ نوٹس دیا جائے اگر وہ اسلام یا جزیہ قبول نہ کریں۔ اس وقت اللہ پر بھروسہ کر کے ان سے جنگ کی جائے اور فتنہ اور فساد اور عورتوں اور بچوں کی خونریزی کسی شریعت میں جائز نہیں ہے۔ (وحیدی) لفظ جہاد کی تشریح حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"والجهاد بكسر الجيم اصله لغة المشقة يقال جهدت جهادا بلغت المشقة وشرعًا بذل الجهد فى قتال الكفار ويطلق ايضا على مجاهدة النفس والشيطان والفساق فاما مجاهدة النفس فعلى تعلم أمور الدين ثم على العمل بها ثم على تعليمها واما مجاهدة الشيطان فعلى دفع مايأتى من الشبهات وما يزينه من الشهوات واما مجاهدة الكفار فتقع باليد

درج ذیل روایات کا ترجمہ یہی ہے:

حدثنا عمرو بن علي، حدثنا يحي بن سعيد، حدثنا سفيان، قال: حدثني منصور، عن مجاهد، عن طاوس، عن ابن عباس رضي الله عنهما، ان النبي صلى الله عليه وسلم، قال:" يوم الفتح لا هجرة بعد الفتح، ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا".

((صحيح البخاري.كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ.27. بَابُ وُجُوبِ النَّفِيرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ:حديث 2825))

حدثنا آدم بن ابي إياس، حدثنا شيبان، عن منصور، عن مجاهد، عن طاوس، عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم:" يوم فتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية، وإذا استنفرتم فانفروا".

((صحيح البخاري.كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ.194. بَابُ لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ:حديث 3077))

حدثنا يحيي بن يحيي ، وإسحاق بن إبراهيم ، قالا: اخبرنا جرير ، عن منصور ، عن مجاهد ، عن طاوس ، عن ابن عباس ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح: " فتح مكة لا هجرة، ولكن جهاد ونية، وإذا استنفرتم فانفروا

((صحيح مسلم.كِتَاب الْإِمَارَةِ.20. باب الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الإِسْلاَمِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى: «لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ» .حديث 4829)).

٢٨٢٥۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا (٢٨٢٥) ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ قطان نے

يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)). [راجع: ١٣٤٩]

بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے منصور نے بیان کیا مجاہد سے، انہوں نے طاؤس سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا: ''مکہ فتح ہونے کے بعد (اب مکہ سے مدینہ کے لئے) ہجرت باقی نہیں ہے، لیکن خلوص نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو نکل کھڑے ہو۔''

تشریح: یہ آیتیں غزوہ تبوک کے بارے میں نازل ہوئیں۔ تبوک مکہ سے شہر مدینہ کے شمال کی سرحد پر واقع ہے۔ مدینہ منورہ سے تبوک کی مسافت بارہ منزلوں کی ہے۔ شام پر اس وقت عیسائیوں کی حکومت تھی، نبی کریم ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ واپس ہوئے تو آپ کو خبر ملی کہ عیسائی فوجیں مقام تبوک میں جمع ہو رہی ہیں اور مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریوں میں لگی ہوئی ہیں، جن کی آپ نے خود ہی بڑھ کر مدافعت کرنی چاہی۔ چنانچہ تیس ہزار فوج آپ کے ساتھ ہوگئی، لیکن موسم سخت گرمی کا تھا، کھجوروں کی فصل پکنے اور کٹنے کا زمانہ تھا جس پر اہل مدینہ کی گزران بڑی حد تک موقوف تھی، مقابلہ بھی ایک باقاعدہ فوج سے تھا اور وہ بھی اپنے وقت کی بڑی سلطنت کی فوج اور سفر بھی دور دراز، اس لئے بعض کی ہمتیں جواب دے گئیں اور منافقین نے تو خوب ہی بہانے لگائے پھر بھی جب عیسائیوں کو حالات کی ناموافقت کے باوجود مسلمانوں کی اس تیاری کا علم ہوا تو خود ہی ان کے حوصلے پست ہو گئے اور انہیں فوج کشی کی ہمت نہ ہوئی۔ لشکر اسلام ایک مدت تک انتظار کے بعد واپس چلا آیا (سورہ توبہ میں) آیات مبارکہ: ﴿يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ﴾ (٩/التوبہ/٩٤) میں اس جنگ سے متعلقین منافقین کا ذکر ہے دنیا کارگاہ عمل ہے، وقت آنے پر جی چرانے والوں کو اسلامی اصطلاح میں لفظ منافق سے یاد کیا گیا ہے کیونکہ اسلام سراسر عملی زندگی کا نام ہے، سچ ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی یہ خاکی اپنی

بَابُ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ

باب: کافر ... پھر مسلمان ... کی راہ میں ...

٢٨٢٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ)). [مسلم: ٣١٦٦]

(٢٨٢٦) ہم سے ... نے خبر دی ابو الزناد ... سے کہ رسول اللہ ... آدمیوں پر ہنس د... بھی دونوں جنت ... جہاد کیا وہ شہید ہو گیا ... وہ بھی اللہ کی راہ میں ... میں داخل ہو گئے۔''

بَابٌ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

باب: فتح مکہ کے بعد وہاں سے ہجرت کرنے کی ضرورت نہیں رہی

٣٠٧٧۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا

(٣٠٧٧) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نے

شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا)). [راجع: ١٣٤٩]

بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''اب ہجرت (مکہ سے مدینہ کے لئے) باقی نہیں رہی، البتہ حسن نیت اور جہاد باقی ہے۔ اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً نکل جاؤ۔''

تشریح: خاص مکہ سے مدینہ منورہ کی ہجرت مراد ہے۔ پہلے جب مکہ دارالاسلام نہیں تھا اور مسلمانوں کو وہاں آزادی نہیں تھی، تو وہاں سے ہجرت ضروری ہوئی۔ لیکن اب مکہ اسلامی حکومت کے تحت آ چکا۔ اس لئے یہاں سے ہجرت کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا۔ یہ معنی ہرگز نہیں کہ سرے سے ہجرت کا حکم ہی ختم ہو گیا۔ کیونکہ جب تک دنیا قائم ہے اور جب تک کفر و اسلام کی کشمکش باقی ہے، اس وقت تک ہر اس خطہ سے جہاں مسلمانوں کو احکام اسلام پر عمل کرنے کی آزادی حاصل نہ ہو، دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا فرض ہے۔

ہجرت کے لغوی معنی چھوڑنا، اصطلاح میں اسلام کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر دارالاسلام میں جا رہنا، اگر یہ ہجرت رضائے الٰہی کے لئے مقررہ اصولوں کے تحت کی جائے تو اسلام میں اس کا بڑا درجہ ہے۔ اور اگر دنیا طلبی یا اور کوئی غرض فاسد ہو تو اس ہجرت کا عنداللہ کوئی ثواب نہیں ہے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ شروع ہی میں حدیث "انما الاعمال بالنیات۔" نقل فرما چکے ہیں۔ اس دور پرفتن میں بھی یہی حکم ہے۔ جو لوگ کسی ملک میں مہاجر کے نام سے مشہور ہوں ان کو خود فیصلہ کرنا ہے وہ مہاجر کس قسم کے ہیں: ﴿بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ﴾ (٧٥/القیامۃ: ١٤،١٥) کا یہی مطلب ہے کہ لوگوں کو چاہیے کہ وہ خود گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں اور

صحیح البخاری

چہارم

دار العلم

علي ناصر

٣٠٧٨، ٣٠٧٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: جَاءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: هَذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ. فَقَالَ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَلَكِنْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ)). [راجع: ٢٩٦٢، ٢٩٦٣]

(٣٠٧٨، ٧٩) ہم
یزید بن زریع نے خبر
مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ
کو لے کر خدمت نبو
آپ سے ہجرت پر
''فتح مکہ کے بعد ا
بیعت لے لوں گا۔''
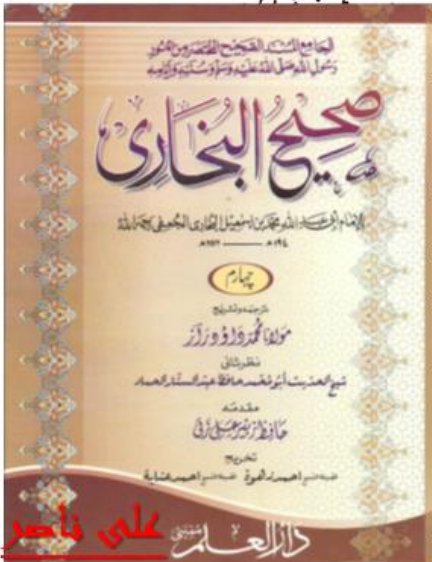
تشریح: اس حدیث میں ابتدائے اسلام کی ہجرت از مکہ برائے مدینہ مراد ہے۔ جب
روایت کا یہی مطلب ہے۔

وَسَلَّمَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ إِنَّ الْهِ
مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ
وَالْخَيْرِ *

(فائدہ) یعنی جس فضیلت والی ہجرت کا فتح مکہ سے قبل
واللہ اعلم بالصواب

١٢٦- وَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّ
بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَا
أَخْبَرَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ
بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى ال
وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِ
الْهِجْرَةِ قَالَ قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ
شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ
قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُ
مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ *

١٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ
فَلَقِيتُ أَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ
أَبَا مَعْبَدٍ *

ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی اس میں مجاشع کے بھائی سے
ملنے کا تذکرہ ہے، ان کے بھائی ابو معبد کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

١٢٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ
مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ
فَانْفِرُوا *

۱۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، مجاہد، طاوس، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا کہ اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جس وقت تم سے جہاد میں نکلنے کے لئے کہا جائے تو جہاد کے لئے نکلو۔

(فائدہ) امام نووی دار الحرب سے دار الاسلام تک تو قیامت تک ہجرت باقی رہنے کے قائل ہیں، مقصود یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے کا حکم باقی نہیں رہا کیونکہ وہ دار الاسلام ہو گیا، یا یہ کہ وہ خصوصی اور فضیلت والی ہجرت جس کا صحابہ کو حکم ہوا تھا اور انہوں نے اس فضیلت کو حاصل کر لیا، اب وہ باقی نہیں رہی۔

١٢٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو

۱۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، (دوسری

علی ناصر

حدثنا عثمان بن ابي شيبة، حدثنا جرير، عن منصور، عن مجاهد، عن طاوس، عن ابن عباس رضي الله عنه، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم افتتح مكة:" لا هجرة، ولكن جهاد ونية، وإذا استنفرتم فانفروا، فإن هذا بلد حرم الله يوم خلق السموات والارض، وهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة، وإنه لم يحل القتال فيه لاحد قبلي، ولم يحل لي إلا ساعة من نهار، فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة، لا يعضد شوكه، ولا ينفر صيده، ولا يلتقط لقطته إلا من عرفها ولا يختلى خلاها"، قال العباس: يا رسول الله، إلا الإذخر فإنه لقينهم ولبيوتهم، قال: قال: إلا الإذخر.

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، اس سے منصور نے، اس سے مجاہد نے، اس سے طاؤس نے اور اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت نہیں رہی لیکن نیت اور جہاد اب بھی باقی ہے اس لیے جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو تیار ہو جانا۔ اس شہر (مکہ) کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن حرمت عطا کی تھی جس دن اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے، اس لیے یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حرمت کی وجہ سے محترم ہے یہاں کسی کے لیے بھی مجھ سے پہلے لڑائی جائز نہیں تھی اور مجھے بھی صرف ایک دن گھڑی بھر کے لیے (فتح مکہ کے دن اجازت ملی تھی) اب ہمیشہ یہ شہر اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرمت والا ہے پس اس کا کانٹا کاٹا جائے نہ اس کے شکار ہانکے جائیں اور اس شخص کے سوا جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اذخر (ایک گھاس) کی اجازت تو دیجئیے کیونکہ یہ کاریگروں اور گھروں (کی تعمیر کے لیے ضروری ہے)تو آپ نے فرمایا کہ اذخر کی اجازت ہے۔

((صحيح البخاري .كِتَاب جَزَاءِ الصَّيْدِ.10. بَابُ لاَ يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ:حديث 1834))

((صحيح مسلم.كِتَاب الْحَجِّ.82. باب تَحْرِيمِ مَكَّةَ وَصَيْدِهَا وَخَلاَهَا وَشَجَرِهَا وَلُقَطَتِهَا إِلاَّ لِمُنْشِدٍ عَلَى الدَّوَامِ:حديث 3302))

حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا جرير، عن منصور، عن مجاهد، عن طاوس، عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" يوم فتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا، وقال: يوم فتح مكة إن هذا البلد حرمه الله يوم خلق السموات والارض فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة وإنه لم يحل القتال فيه لاحد قبلي، ولم يحل لي إلا ساعة من نهار فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة لا يعضد شوكه ولا ينفر صيده ولا يلتقط لقطته إلا من عرفها ولا يختلى خلاه، فقال العباس: يا رسول الله إلا الإذخر فإنه لقينهم ولبيوتهم، قال: إلا الإذخر".

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، اس سے منصور نے، اس سے مجاہد نے، اس سے طاؤس نے اور اس سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا، اب ہجرت نہیں رہی۔ البتہ نیت اور جہاد کا حکم باقی ہے۔ اس لیے جب تمہیں جہاد کے لیے نکالا جائے تو فوراً نکل جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یہ بھی فرمایا تھا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے، اسی دن اس شہر (مکہ) کو حرم قرار دے دیا۔ پس یہ شہر اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک کے لیے حرام ہی رہے گا، اور مجھ سے پہلے یہاں کسی کے لیے لڑنا جائز نہیں ہوا۔ اور میرے لیے بھی دن کی صرف ایک گھڑی کے لیے جائز کیا گیا۔ پس اب یہ مبارک شہر اللہ تعالیٰ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک کے لیے حرام ہے، اس کی حدود میں نہ (کسی درخت کا) کانٹا توڑا جائے، نہ یہاں کے شکار کو ستایا جائے، اور کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے سوا اس شخ-ص کے جو (مالک تک چیز کو پہنچانے کے لیے) اعلان کرے اور نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے۔ اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اذخر کی اجازت دے دیجئے۔ کیونکہ یہ کاریگروں اور گھروں (کی تعمیر کے کام آتی ہے۔) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اذخر کی اجازت ہے۔

صحيح البخاري. كِتَاب الْجِزْيَةِ والموادعه. 22. بَابُ إِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ: حديث 3189

شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ . وَعَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ: أَحَدُهُمَا: يُنْصَبُ وَقَالَ الْآخَرُ: يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يُعْرَفُ بِهِ)).

[مسلم: ٤٥٣٣، ٤٥٣٦]

تشریح: ایک روایت میں ہے کہ یہ جھنڈا اس کی مقعد پر لگایا جا... گے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو ایسی بری عادتوں سے بچائے۔ آمین

٣١٨٨۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ بِغَدْرَتِهِ)). [أطرافه في: ٦١٧٧، ٦١٧٨، ٦٩٦٦، ٧١١١] [راجع: ٣١٨٦، ٣١٨٧]

تشریح: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب الجہاد کو ختم کرتے ہوئے ان احادیث کو لا کر یہ بتلا رہے ہیں کہ اسلام میں ناحق قتل و غارت، فساد و دغا بازی ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی مسلمان ان حرکتوں کا مرتکب ہوگا تو ان کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ اسلام کو اس سے کوئی ضرر نہ پہنچ سکے گا۔

٣١٨٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)). وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ، وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ

(٣١٨٩) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا: ''اب (مکہ سے) ہجرت فرض نہیں رہی، البتہ جہاد کی نیت اور جہاد کا حکم باقی ہے۔ اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے نکالا جائے تو فوراً نکل جاؤ'' اور آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ بھی فرمایا تھا کہ ''جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے، اس دن اس شہر (مکہ) کو حرم قرار دے دیا۔ پس یہ شہر اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک کے لئے حرام ہی رہے گا، اور مجھ سے پہلے یہاں کسی کے لئے لڑنا جائز نہیں ہوا۔ اور میرے لئے بھی دن کی صرف ایک گھڑی کے لئے جائز کیا گیا۔ پس اب یہ مبارک شہر اللہ تعالیٰ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک کے لئے حرام ہے،

صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ)). فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ. قَالَ: ((إِلَّا الْإِذْخِرَ)). [راجع: ١٣٤٩]

اس کی حدود میں نہ (کسی درخت کا) کانٹا توڑا جائے، نہ یہاں کے شکار کو ستایا جائے، اور کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے سوا اس شخص کے جو (مالک تک چیز کو پہنچانے کے لیے) اعلان کرے اور نہ یہاں کی ہری گھاس کاٹی جائے۔" اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ! اذخر کی اجازت دے دیجئے۔ کیونکہ یہ یہاں کے سناروں اور گھروں کی چھتوں پر ڈالنے کے کام آتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھا اذخر کی اجازت ہے۔"

تشریح: یہ حدیث پہلے بھی کئی بار گزر چکی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ باوجودیکہ وہ حرمت والا شہر تھا اور وہاں لڑنا اللہ نے کسی کے لئے درست نہیں کیا، مگر چونکہ مکہ والوں نے دغا کی اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جو عہد باندھا تھا وہ توڑ دیا، بنوخزاعہ کے مقابلہ پر بنوبکر کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ نے اس جرم کی سزا میں ایسے حرمت والے شہر میں بھی ان کا مارنا اور قتل کرنا اپنے رسول ﷺ کے لئے درست کر دیا۔ اس سے یہ نکلا کہ دغابازی بڑا گناہ ہے اور اس کی سزا بہت سخت ہے۔ باب کا یہی مطلب ہے۔

خاتمہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ آج جمعہ کا دن ہے چاشت کا وقت ہے۔ ایسے مبارک دن میں پارہ ۱۲ کی تسوید سے فراغت حاصل کر رہا ہوں، یہ طویل پارہ از اول تا آخر جہاد کی کتابوں پر مشتمل تھا، جس میں بہ... ام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس مبارک کتاب میں قرآن مجید و فرامین سرکا... ھ ہی اسلامی نظریہ سیاست، اسلامی طرز حکومت، غیر مسلموں سے مسلم... ت آ گئے ہیں کہ بغور مطالعہ کرنے والوں کے دل و دماغ روشن ہو جائیں... ب الا پے جا رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ بد میں سارا عالم انسانیت بدامنی و... نے فطرت سلیمہ عطا کی ہے اس مبارک کتاب کے اس پارے کا مطالعہ ا...

خادم نے ترجمہ اور تشریحات میں کوشش کی ہے کہ احادیث ... جاز کے ساتھ کوئی گوشہ تشنہ تکمیل نہ رہے۔ اب یہ ماہرین فن ہی فیصلہ کر ... بہتر جانتا ہے کہ مجھ سے کس قدر لغزشیں ہوئی ہوں گی جن کا میں پہلے ہی ... جو مجھ کو کسی بھی واقعی غلطی پر اطلاع دے کر مجھ کو نظر ثانی کا موقع دیں گے ...۔

یا اللہ! جس طرح تو نے مجھ کو یہاں تک پہنچایا اور ان پاروں ... ان ہیں جو اس مبارک کتاب کی خدمت و اشاعت و مطالعہ میں حصہ لے ... ت کے دن وسیلہ نجات بنا۔ آمین برحمتك یا ارحم الراحمین۔
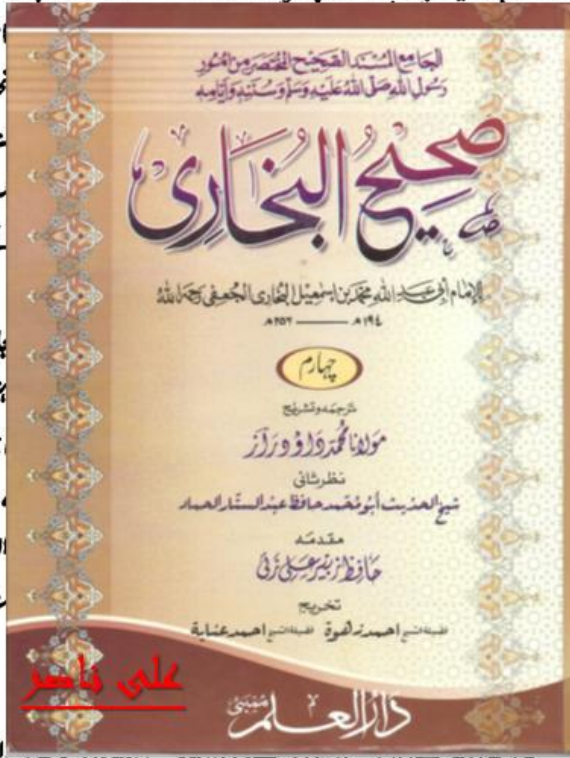
اس مردود متن کے خلاف قرآن ہونے کے سبب سند کی تحقیق کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی مگر ابن عباس علیہما الرحمہ پر اس تہمت کا ازالہ کرتے چلیں، ابن عباس علیہما الرحمہ سے اس جھوٹی روایت کو منسوب کرنے والا طاووس بن کیسان ہے تاہم ائمہ اہل سنت نے اس کی توثیق کی ہے اس کے مناقب میں بہت غلو سے کام لیا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ اسے مدلسین میں بھی شمار کیا ہے چنانچہ ابن حجر لکھتا ہے

طاوس بن كيسان اليماني التابعي المشهور ذكره الكرابيسي في المدلسين وقال أخذ كثيرا من علم بن عباس رضي الله تعالى عنهما ثم كان بعد ذلك يرسل عن بن عباس وروى عن عائشة فقال بن معين لا أراه سمع منها وقال أبو داود لا أعلمه سمع منها

((طبقات المدلسين ص ٢١))

http://shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/3340_%D8%B7%D8%A8%D9%82%D8%A7%D8%AA-%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%AF%D9%84%D8%B3%D9%8A%D9%86-%D8%A7%D8%A8%D9%86-%D8%AD%D8%AC%D8%B1/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_19

طاووس بن کیسان یمانی مشہور تابعی ہے کرابیسی نے اس کا ذکر مدلسین میں کیا ہے کہا اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہت علم حاصل کیا اور اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارسال کرنے لگا (ان سے بنا سنی روایات بھی ان کے نام سے روایت کرنے لگا) عائشہ سے بھی روایت کرتا تھا

ابن معین نے کہا میں نہیں دیکھتا کہ اس نے عائشہ سے کچھ سنا ہو ابو داؤد نے کہا مجھے علم نہیں عائشہ سے کچھ سنا ہو ۔

اس بات کا قوی ثبوت خود بخاری میں موجود ہے کہ طاووس نے یہ روایت اپنی طرف سے ابن عباس علیہما الرحمہ سے جھوٹ منسوب کر دی چنانچہ بخاری نے عکرمہ سے بھی یہی روایت نقل کی مگر اس میں ہجرت کے منسوخ ہونے کا ذکر نہیں ۔

حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب، حدثنا عبد الوهاب، حدثنا خالد، عن عكرمة، عن ابن عباس رضي الله عنهما، عن النبي صلى الله عليه وسلم , قال:" حرم الله مكة فلم تحل لاحد قبلي ولا لاحد بعدي، احلت لي ساعة من نهار لا يختلى خلاها، ولا يعضد شجرها، ولا ينفر صيدها، ولا تلتقط لقطتها إلا لمعرف"، فقال العباس رضي الله عنه: إلا الإذخر لصاغتنا وقبورنا؟، فقال: إلا الإذخر، وقال ابو هريرة رضي الله عنه: عن النبي صلى الله عليه وسلم: لقبورنا وبيوتنا، وقال ابان بن صالح: عن الحسن بن مسلم، عن صفية بنت شيبة، سمعت النبي صلى الله عليه وسلم مثله، وقال مجاهد: عن طاوس، عن ابن عباس رضي الله عنهما لقينهم وبيوتهم.

ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا ‘ کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے خالد حذاء نے ‘ اس سے عکرمہ نے ‘ اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم کیا ہے۔ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے (یہاں قتل و خون) حلال تھا اور نہ میرے بعد ہو گا اور میرے لیے بھی تھوڑی دیر کے لیے (فتح مکہ کے دن) حلال ہوا تھا۔ پس نہ اس کی گھاس اکھاڑی جائے نہ اس کے درخت قلم کئے جائیں۔ نہ یہاں کے جانوروں کو (شکار کے لیے) بھگایا جائے اور سوا اس شخص کے جو اعلان کرنا چاہتا ہو (کہ یہ گری ہوئی چیز کس کی ہے) کسی کے لیے وہاں سے کوئی گری ہوئی چیز اٹھانی جائز نہیں۔ اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”لیکن اس سے اذخر کا استثناء کر دیجئیے کہ یہ ہمارے سناروں اور ہماری قبروں میں کام آتی ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ مگر اذخر کی اجازت ہے۔ ابوہریرہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے۔ "ہماری قبروں اور گھروں کے لیے۔" اور ابان بن صالح نے بیان کیا ' ان سے حسن بن مسلم نے ' ان سے صفیہ بنت شیبہ نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا تھا۔ اور مجاہد نے طاؤس کے واسطہ سے بیان کیا اور اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ الفاظ بیان کئے۔ ہمارے کاریگروں اور گھروں کے لیے (اذخر اکھاڑنا حرم سے) جائز کر دیجئیے۔

صحيح البخاري .كِتَاب الْجَنَائِزِ.76. بَابُ الإِذْخِرِ وَالْحَشِيشِ فِي الْقَبْرِ:حديث 1349
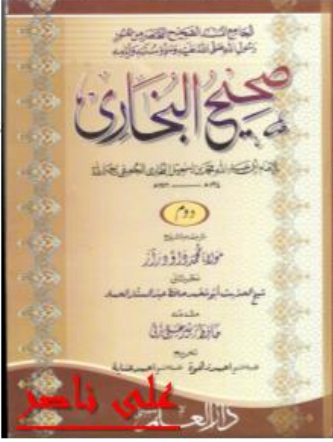
جَابِرٌ: فَكُفِّنَ أَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَاحِدَةٍ.

گیا تھا۔

[راجع: ١٣٤٣]

وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا.

اور سلیمان بن کثیر نے بیان کیا ... شخص نے بیان کیا جنہوں نے

تشریح: مسلک راجح یہی ہے جو امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ شہید فی سبیل اللہ پر نماز جناز...

بَابُ الْإِذْخِرِ وَالْحَشِيشِ فِي الْقَبْرِ

باب: اذخر اور سوکھی ...

١٣٤٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَرَّمَ اللَّهُ مَكَّةَ، فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ: ((إِلَّا الْإِذْخِرَ)) وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا)). وَقَالَ: أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ وَقَالَ: مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ.

[اطرافه: ١٥٨٧، ١٨٣٣، ١٨٣٤، ٢٠٩٠، ٢٤٣٣، ٢٧٨٣، ٢٨٢٥، ٣٠٧٧، ٣١٨٩، ٤٣١٣] [مسلم: ٣٣٠٢، ٣٣٠٣؛ ابوداود: ٢٠١٨، ٢٤٨٠؛ ترمذي: ١٥٩٠؛ نسائي: ٢٨٧٤، ٢٨٧٥، ٤١٨١؛ ابن ماجه: ٣١٠٩]

(۱۳۴۹) ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد حذاء نے، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم کیا ہے۔ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے (یہاں قتل وخون) حلال تھا اور نہ میرے بعد ہوگا اور میرے لیے بھی تھوڑی دیر کے لیے (فتح مکہ کے دن) حلال ہوا تھا۔ پس نہ اس کی گھاس اکھاڑی جائے نہ اس کے درخت قلم کئے جائیں۔ نہ یہاں کے جانوروں کو (شکار کے لیے) بھگایا جائے اور سوائے اس شخص کے جو اعلان کرنا چاہتا ہو (کہ یہ گری ہوئی چیز کس کی ہے؟) کسی کے لیے وہاں سے کوئی گری ہوئی چیز اٹھانی جائز نہیں۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن اس سے اذخر کا استثنا کردیجئے کہ یہ ہمارے سناروں کے اور ہماری قبروں میں کام آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''مگر اذخر کی اجازت ہے۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے روایت میں ہے: ''ہماری قبروں اور گھروں کے لیے۔''

اور ابان بن صالح نے بیان کیا، ان سے حسن بن مسلم نے، ان سے صفیہ بنت شیبہ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا تھا۔ اور مجاہد نے طاؤس کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ الفاظ بیان کئے۔ ہمارے قین (لوہاروں) اور گھروں کے لیے (اذخر اکھاڑنا حرم سے) جائز کردیجئے۔

ملاحظہ فرمایا بخاری کی ان روایات میں تناقضات کس حد تک ہیں، طاوس کی روایت میں اذخر کو اکھاڑنے کی اجازت کاریگروں (لوہاروں یا سناروں) کے اور گھروں کی تعمیر کے لیے ملی جبکہ عکرمہ کی روایت میں گھروں کی تعمیر اور قبروں کے لیے ملی اور ابوہریرہ کی روایت میں بھی گھروں اور قبروں کا ذکر ہے اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ طاوس کی روایت عکرمہ و ابوہریرہ کی روایت کے خلاف ہے۔

اسی مضمون کی روایات عائشہ سے بھی نقل ہوئی ہیں :

حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا سفيان، قال عمرو: وابن جريج سمعت عطاء، يقول: ذهبت مع عبيد بن عمير إلى عائشة رضي الله عنها، وهي مجاورة بثبير، فقالت:" لنا انقطعت الهجرة منذ فتح الله على نبيه صلى الله عليه وسلم مكة".

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا ‘ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ عمرو اور ابن جریج بیان کرتے تھے کہ ہم نے عطا سے سنا تھا ‘ وہ بیان کرتا تھا کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت وہ ثبیر پہاڑ کے قریب قیام فرما تھیں۔ انہوں نے ہم سے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر فتح دی تھی ‘ اسی وقت سے ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا

صحيح البخاري. كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ. 194. بَابُ لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ:حديث 3080

٣٠٧٨، ٣٠٧٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: جَاءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: هَذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ. فَقَالَ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَلَكِنْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ)). [راجع: ٢٩٦٢، ٢٩٦٣]

تشریح: اس حدیث میں ابتدائے اسلام کی ہجرت از مکہ برائے مدینہ م... روایت کا یہی مطلب ہے۔

٣٠٨٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيرٍ فَقَالَتْ لَنَا:

(۳۰۸۰) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ عمرو اور ابن جریج بیان کرتے تھے کہ ہم نے عطاء سے سنا تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ثبیر پہاڑ کے قریب قیام فرما تھیں۔ آپ نے

انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ مَكَّةَ. [طرفاه في: ٣٩٠٠، ٤٣١٢]

ہم سے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مکہ پر فتح دی تھی، اس وقت سے ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا۔ (ثبیر مشہور پہاڑ ہے)۔

بَابٌ: إِذَا اضْطُرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللَّهَ وَتَجْرِيدِهِنَّ

باب: ذمی یا مسلمان عورتوں کے ضرورت کے وقت بال دیکھنا درست ہے اس طرح ان کا ننگا کرنا بھی جب وہ اللہ کی نافرمانی کریں

وحدثني الاوزاعي، عن عطاء بن ابي رباح، قال: زرت عائشة مع عبيد بن عمير الليثي فسالناها عن الهجرة، فقالت:" لا هجرة اليوم كان المؤمنون يفر احدهم بدينه إلى الله تعالى وإلى رسوله صلى الله عليه وسلم مخافة ان يفتن عليه , فاما اليوم فقد اظهر الله الإسلام , واليوم يعبد ربه حيث شاء ولكن جهاد ونية".

مجھ سے اوزاعی نے بیان کیا، اس سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ عبید بن عمیر لیثی کے ساتھ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے ان سے فتح مکہ کے بعد ہجرت کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ ایک وقت تھا جب مسلمان اپنے دین کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف عہد کر کے آتا تھا۔ اس خطرہ کی وجہ سے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائے لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور آج انسان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے، البتہ جہاد اور نیت باقی ہے۔

صحيح البخاري.كِتَاب مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ.45. بَابُ هِجْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ:حديث 3900

پڑنے کا ڈر ہو۔ یہ حکم قیامت تک باقی ہے اور اسماعیلی کی روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی صراحت موجود ہے۔

حافظ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ ہجرت اس ملک سے واجب ہے جہاں پر اللہ کی عبادت آزادی کے ساتھ نہ ہو سکے ورنہ واجب نہیں ماوردی نے کہا اگر مسلمان دار الحرب میں اپنا دین ظاہر کر سکتا ہے تو اس کا حکم دار الاسلام کا سا ہوگا اور وہاں ٹھہرنا ہجرت کرنے سے افضل ہوگا کیونکہ وہاں ٹھہرنے سے یہ امید ہے کہ دوسرے لوگ بھی اسلام میں داخل ہوں۔ (وحیدی)

٣٩٠٠۔ وَحَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ، كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ. [راجع:٣٠٨٠]

(٣٩٠٠) مجھ سے امام اوزاعی نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ عبید بن عمیر لیثی کے ساتھ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے ان سے فتح مکہ کے بعد ہجرت کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ ایک وقت تھا جب مسلمان اپنے دین کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف عہد کر کے آتا تھا، اس خطرہ کی وجہ سے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائے لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور آج (سرزمین عرب میں) انسان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے، البتہ جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب باقی ہے۔

٣٩٠١۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ وَأَخْرَجُوهُ، اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ. وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ. [راجع: ٤٦٣]

(٣٩٠١) مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا، کہا کہ [illegible]
عائشہ رضی اللہ عنہا نے [illegible]
سے زیادہ مجھے [illegible]
سے جہاد کروں [illegible]
کے وطن مکہ سے [illegible]
اور ان کے درمیان [illegible]
کیا، ان سے ہشام [illegible]
عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible]
كذبوا نبيك [illegible]
رسول ﷺ کو [illegible]
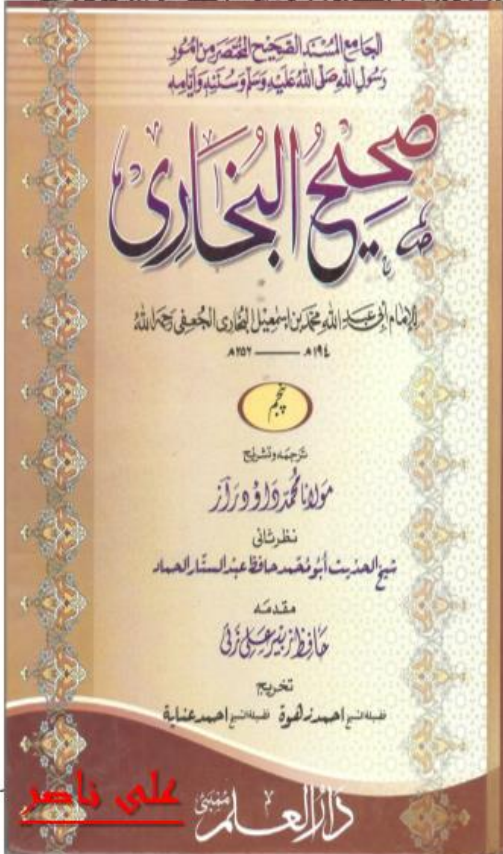
تشریح: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ گمان ہوا کہ جنگ احزاب میں کفار قریش کی [illegible] لڑنے کی طاقت نہیں رہی۔ شاید اب ہم میں اور ان میں جنگ نہ ہو۔

٣٩٠٢۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ

(٣٩٠٢) ہم [illegible]
سے ہشام نے [illegible]
عباس رضی اللہ عنہما [illegible]

حدثنا إسحاق بن يزيد، حدثنا يحيى بن حمزة، قال: حدثني الاوزاعي، عن عطاء بن ابي رباح، قال: زرت عائشة، مع عبيد بن عمير، فسالها عن الهجرة، فقالت:" لا هجرة اليوم، كان المؤمن يفر احدهم بدينه إلى الله وإلى رسوله صلى الله عليه وسلم مخافة ان يفتن عليه، فاما اليوم فقد اظهر الله الإسلام، فالمؤمن يعبد ربه حيث شاء، ولكن جهاد ونية".

ہم سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے اوزاعی نے بیان کیا، اس سے عطا بن ابی رباح نے بیان کیا کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عبید نے ان سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی۔ پہلے مسلمان اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پناہ لینے کے لیے آتے تھے، اس خوف سے کہ کہیں دین کی وجہ سے فتنہ میں نہ پڑ جائیں۔ اس لیے اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا تو مسلمان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے۔ اب تو صرف جہاد اور نیت باقی ہے۔

صحيح البخاري.كِتَاب الْمَغَازِي.54. بَابٌ:حديث 4312

مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.

عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔

[راجع: ٣٨٩٩]

تشریح: یہ حکم مدنی ہجرت کی بابت ہے۔ اگر اہل اسلام کے لئے کسی بھی علاقہ میں مکہ جیسے حالات پیدا ہو جائیں تو دار الامان کی طرف وہ اب بھی ہجرت کر سکتے ہیں۔ جس سے ان کو یقیناً ہجرت کا ثواب مل سکتا ہے مگر "انما الاعمال بالنیات" کا سامنے رکھنا ضروری ہے۔

٤٣١٢۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ، كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِيْنِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ. [راجع: ٣٠٨٠]

(۴۳۱۲) ہم سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام اوزاعی نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عبید نے ان سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی، پہلے مسلمان اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پناہ لینے کے لیے آتے تھے، اس خوف سے کہ کہیں دین کی وجہ سے فتنہ میں نہ پڑ جائیں۔ اس لیے اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا تو مسلمان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے۔ اب تو صرف جہاد اور جہاد کی نیت باقی ہے۔

تشریح: یہ سوال فتح مکہ کے بعد مدینہ شریف ہی کی طرف ہجرت کرنے سے متعلق تھا جس کا جواب وہ دیا گیا جو روایت میں مذکور ہے، باقی عام حیثیت سے حالات کے تحت دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا بوقت ضرورت اب بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ ایسے حالات پائے جو اس کیلئے ضروری ہیں۔ روایت بالا میں کسی نہ کسی پہلو سے فتح مکہ کا ذکر ہوا ہے، اسی لیے ان کو اس باب کے تحت لایا گیا ہے۔

٤٣١٣۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَلَمْ تَحْلِلْ لِي قَطُّ إِلَّا سَاعَةً مِنَ الدَّهْرِ، لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا، وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ)). فَقَالَ

(۴۳۱۳) ہم ... نے بیان کیا، ان ... خبر دی اور انہیں ... کھڑے ہوئے ... تھا، اسی دن اس ... حکم کے مطابق ... کبھی کسی کے لیے ... میرے لیے بھی ... میں شکار کے قابل ... نہ کاٹے جائیں ...

وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ، حدثنا ابي ، حدثنا عبد الله بن حبيب بن ابي ثابت ، عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي حسين ، عن عطاء ، عن عائشة ، قالت: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الهجرة، فقال: " لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا ".

عائشہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مکہ فتح ہونے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جائے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو۔

صحيح مسلم. كِتَاب الْإِمَارَةِ. 20. باب الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الإِسْلاَمِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى: «لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ» حديث 4831

بخاری و مسلم میں عائشہ سے مروی ان تمام روایات کا دور و مدار عطاء بن ابی رباح پر ہے علمائے اہل سنت نے اس کی بھی بہت تعریف کی ہے مگر ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ آخر میں اس کا دماغ خراب ہو گیا تھا چنانچہ فسوی نے علی بن مدینی سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے، **كان عطاء اختلط بآخرة فتركه ابن جريج وقيس بن سعد** .

المعرفة والتاريخ ج 2 ص92 ------ تاريخ الإسلام - الذهبي - ج ٧ - الصفحة ٤٢٣

http://shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/3518_%D8%AA%D8%A7%D8%B1%D9%8A%D8%AE-%D8%A7%D9%84%D8%A5%D8%B3%D9%84%D8%A7%D9%85-%D8%A7%D9%84%D8%B0%D9%87%D8%A8%D9%8A-%D8%AC-%D9%A7/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_416

اب اہل سنت کو اختیار ہے اس جھوٹی کو روایت گڑھنے والا عائشہ کو سمجھیں یا عطاء کو؟

بخاری نے ایک روایت ابن عمر سے بھی نقل کی ہے:

وقال النضر: اخبرنا شعبة، اخبرنا ابو بشر، سمعت مجاهدا، قلت لابن عمر: فقال: لا هجرة اليوم او بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم، مثله.

نضر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی، اسے ابوبشر نے خبر دی، اسے نے مجاہد سے سنا کہ جب میں نے عبداللہ بن عمر سے کہا تو اس نے کہا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر ہجرت کہاں رہی۔

صحيح البخاري، كِتَاب الْمَغَازِي، 54. بَابٌ: حديث 4310.

اس کا راوی مجاہد ہے اور بقول احمد بن حنبل آخر میں اس کا دماغ بھی خراب ہو گیا تھا عجلی لکھتا ہے:

أحمد بن محمد بن حنبل يكنى أبا عبد الله سدوسى من أنفسهم بصرى من - 10 أهل خراسان ولد ببغداد ونشأ بها ثقة ثبت في الحديث نزه النفس فقيه في الحديث متبع يتبع الآثار صاحب سنة وخير

(1/194)

حدثنا أبو مسلم قال حدثني أبي قال دخلت على أحمد بن حنبل وأحمد بن نوح وهما محبوسان بالصور فسألت أحمد بن نوح كيف كان تقييده يعنى أحمد وأحمد قريب منا يسمع قال لما امتحن أحمد جمع له كل جهمى ببغداد فقال بعضهم إنه مشبه وقال إسحاق بن إبراهيم والى بغداد أليس تقول ليس كمثله شيء قال بلى وهو السميع البصير قالوا شبه قال أي شيء أردت بهذا قال ما أردت به شيئا قلت كما قال القرآن

(1/195)

فسألوه عن حديث جامع بن شداد وكتب في الذكر قال كان محمد بن عبيد يخطىء فيه قال إن كان محمد بن عبيد يقول وخلق في الذكر ثم تركه وسألوه عن حديث مجاهد إلى ربها ناظرة وحديث آخر عن مجاهد قال قد اختلط بأخرة قال

تاريخ الثقات ص 49

http://islamport.com/d/1/trj/1/41/627.html

عجلی کہتا ہے میں احمد بن حنبل اور احمد بن نوح سے ملنے گیا جبکہ وہ صور (نامی جگہ پر) قید میں تھے میں نے ابن نوح سے احمد کے معاملات کے متعلق دریافت کیا (کہ کس سبب سے قیدی بنا) تو اس نے بتایا اور احمد ہمارے قریب ہماری باتیں سن رہا تھا کہ جب احمد کا امتحان لیا گیا تو تمام جہمی جمع ہوئے بعض نے کہا کہ یہ مشبہ میں سے ہے،،،،پھر انہوں نے مجاہد کی حدیث (الی ربھا ناظرہ)کی (تفسیر) اور اس کی دیگر احادیث کے بارے میں سوال کیا تو احمد نے جواب دیا کہ آخر میں اس کا دماغ خراب ہو گیا تھا۔

چونکہ یہ روایات قرآن مجید کی مخالف ہیں لہذا اہل سنت علماء کو انکی توجیہ کے لے عجیب و غریب تاویلات کرنی پڑیں بیہقی لکھتا ہے:

وأما قول النبي –صلى الله عليه وسلم-: (لا هجرة بعد الفتح) فإنما أراد لا هجرة وجوباً على من أسلم من أهل مكة بعد فتحها؛ فإنها قد صارت دار إسلام وأمن، وهكذا غير أهل مكة إذا صارت دارهم دار إسلام، أو لم يفتنوا عن دينهم في مقامهم، فلا يجب عليهم الهجرة، فإذا فتنوا ولم يقدروا على إظهار دينهم وجبت عليهم الهجرة.

السنن الصغرى ج 3 ص372

اور یہ جو نبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) و سلم نے فرمایا کہ فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں ،اس سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم) کی مراد یہ تھی کہ فتح مکہ کے بعد اب مکہ سے مسلمانوں کے لیے ہجرت کرنا واجب نہیں رہا کیونکہ وہ دار اسلام و امن کا مرکز بن گیا ،اور اسی طرح مکہ کے علاوہ دوسرے(مقامات) کا حکم ہے کہ جب وہ دار اسلام بن جائیں،اور یہ کہ (مسلمان) ایمان کے سبب کسی آزمائش میں مبتلا نہ ہوں تو ان کے شہروں سے ہجرت کرنا واجب نہیں، اور اگر آزمائش میں مبتلا ہوں اور اپنا دین ظاہر کرنے کی اجازت نہ ہو تو پھر ان پر ہجرت واجب ہے۔

بیہقی کی اس باطل توجیہ کا رد خود بخاری و مسلم کی روایات میں ہے مذکورہ بالا روایات میں کہی بھی مکہ کی قید نہیں بلکہ مطلق ہجرت کی حرمت کا ذکر ہے عائشہ و ابن عمر سے پوچھنے والوں کو بھی دونوں نے ہجرت کی حرمت کا حکم بتایا مکہ کو مستثنیٰ نہیں کیا پس معلوم ہوا بیہقی کی توجیہ باطل ہے، ثانیاً مکہ سے ہجرت بہت پہلے ہی ختم ہو چکی تھی بخاری نے صلح حدیبیہ کے متعلق دو طولانی روایات میں صلح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ بھی بیان کی ہے کہ اگر کوی مسلمان مکہ سے بھاگ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے پاس مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو اسے واپس مشرکین مکہ کو سونپ دیا جائے ،

وكان فيما اشترط سهيل بن عمرو انه قال: لا ياتيك منا احد وإن كان على دينك إلا رددته إلينا , وخليت بيننا وبينه , وابى سهيل ان يقاضي رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا على ذلك , فكره المؤمنون ذلك وامعضوا فتكلموا فيه , فلما ابى سهيل ان يقاضي رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا على ذلك كاتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم , فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا جندل بن سهيل يومئذ إلى ابيه سهيل بن عمرو , ولم يات رسول الله صلى الله عليه وسلم احد من الرجال إلا رده في تلك المدة وإن كان مسلما ,

اور اس میں سہیل نے یہ شرط بھی رکھی تھی کہ ہمارا اگر کوئی آدمی آپ کے یہاں پناہ لے خواہ وہ آپ کے دین پر ہی کیوں نہ ہو جائے تو آپ کو اسے ہمارے حوالے کرنا ہی ہو گا تاکہ ہم اس کے ساتھ جو چاہیں کریں۔ سہیل اس شرط پر اڑ گیا اور کہنے لگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شرط کو قبول کر

لیں اور مسلمان اس شرط پر کسی طرح راضی نہ تھے۔ مجبوراً انہوں نے اس پر گفتگو کی (کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مسلمان کو کافر کے سپرد کر دیں) سہیل نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا تو صلح بھی نہیں ہو سکتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط بھی تسلیم کر لی اور ابوجندل بن سہیل رضی اللہ عنہ کو ان کے والد سہیل بن عمرو کے سپرد کر دیا (جو اسی وقت مکہ سے فرار ہو کر بیڑی کو گھسیٹتے ہوئے مسلمانوں کے پاس پہنچے تھے) (شرط کے مطابق مدت صلح میں مکہ سے فرار ہو کر) جو بھی آتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے واپس کر دیتے ' خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوتا۔

صحيح البخاري، كِتَاب الْمَغَازِي،36. بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ، حديث 4181/4180

النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ، وَأَشْعَرَهُ، وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ، وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِغَدِيْرِ الْأَشْطَاطِ، أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوْا لَكَ جُمُوْعًا، وَقَدْ جَمَعُوْا لَكَ الْأَحَابِيْشَ الْأَشْطَاطَ وَهُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوْكَ. فَقَالَ: ((أَشِيْرُوْا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيَّ، أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيْلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ، فَإِنْ يَأْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! خَرَجْتَ عَامِدًا لِهَذَا الْبَيْتِ، لَا تُرِيْدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ، فَتَوَجَّهْ لَهُ، فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ. قَالَ: ((امْضُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ)). [راجع: ١٦٩٤، ١٦٩٥]

ہزار صحابہ کو ساتھ ...
نے قربانی کے جا...
احرام باندھا۔ پھر...
اور خود بھی سفر جا...
جاسوس بھی خبر ...
مقابلے کے لئے ...
وہ آپ سے جنگ ...
گے۔ اس پر آ...
تمہارے خیال میں ...
حملہ کر دوں جو ہما...
انہوں نے ہمارا ...
محفوظ رکھا ہے او...
ہوئی قوم جان کو چھوڑ دیں گے۔" ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! آپ تو صرف بیت اللہ کے عمرہ کے لئے نکلے ہیں نہ آپ کا ارادہ کسی کو قتل کرنے کا ہے اور نہ کسی سے لڑائی کا۔ اس لئے آپ بیت اللہ تشریف لے چلیں۔ اگر ہمیں پھر بھی کوئی بیت اللہ تک جانے سے روکے گا تو ہم اس سے جنگ کریں گے۔ آپ نے فرمایا: "پھر اللہ کا نام لے کر سفر جاری رکھو۔"

٤١٨٠، ٤١٨١۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَانَ فِيْمَا أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو، يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ، وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: لَا يَأْتِيْكَ مِنَّا أَحَدٌ

(۴۱۸۰،۸۱) مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ان کے چچا محمد بن مسلم بن شہاب نے کہا کہ مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے سنا، دونوں راویوں نے رسول اللہ ﷺ سے عمرہ حدیبیہ کے بارے میں بیان کیا تو عروہ نے مجھے اس میں جو کچھ خبر دی تھی، اس میں یہ بھی تھا کہ جب حضور اکرم ﷺ اور (قریش کا نمائندہ) سہیل بن عمرو حدیبیہ میں ایک مقررہ مدت تک کے لئے صلح کی دستاویز لکھ رہے تھے اور اس میں سہیل نے یہ شرط بھی رکھی تھی کہ ہمارا اگر کوئی آدمی آپ کے یہاں پناہ لے خواہ وہ آپ کے دین پر ہی کیوں نہ ہو جائے تو آپ کو اسے ہمارے حوالے کرنا ہی ہوگا تا کہ ہم اس کے ساتھ

وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ. وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ، فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامْتَعَضُوا، فَتَكَلَّمُوا فِيهِ، فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ، كَاتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا جَنْدَلِ ابْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ، وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا، وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ عَاتِقٌ، فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ. [راجع: ١٦٩٤، ١٦٩٥]

جو چاہیں کریں۔ سہیل اس شرط پر اڑ گیا اور کہنے لگا کہ حضور اکرم ﷺ اس شرط کو قبول کر لیں اور مسلمان اس شرط پر کسی طرح راضی نہ تھے، مجبوراً انہوں نے اس پر گفتگو کی (کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مسلمان کو کافر کے سپرد کر دیں) سہیل نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا تو صلح بھی نہیں ہو سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ شرط بھی تسلیم کر لی اور ابو جندل بن سہیل رضی اللہ عنہ کو ان کے والد سہیل بن عمرو کے سپرد کر دیا جو اسی وقت مکہ سے فرار ہو کر بیڑی کو گھسیٹتے ہوئے مسلمانوں کے پاس پہنچے تھے (شرط کے مطابق مدت صلح میں مکہ سے فرار ہو کر) جو بھی آتا حضور ﷺ اسے واپس کر دیتے، خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوتا۔ اس مدت میں بعض مؤمن عورتیں بھی ہجرت کر کے مکہ سے آئیں، ام کلثوم بنت عقبہ بن معیط بھی ان میں سے ہیں جو اس مدت میں حضور اکرم ﷺ کے پاس آئی تھیں، وہ اس وقت نوجوان تھیں، ان کے گھر والے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مطالبہ کیا کہ انہیں واپس کر دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مؤمن عورتوں کے بارے میں وہ آیت نازل کی جو شرط کے مناسب تھی۔

٤١٨٢ـ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ﴾. [الممتحنة: ١٢] وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ: بَلَغَنَا حِينَ أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ ﷺ أَنْ يَرُدَّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ، وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ. فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ. [راجع: ٢٧١٣]

(۴۱۸۲) ابن ...
ان سے نبی کر...
أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَ...
اللہ ﷺ ہجر...
چچا سے روایت...
نے حکم دیا تھا ...
کو وہ سب کچھ...
ہمیں یہ بھی معل...
بیان کی۔

الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ

صحیح البخاری

الامام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ

پنجم

ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داؤد راز
نظرثانی
شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی

دار العلم ممبئی

علی ناصر

تشریح: چونکہ معاہدہ کی شرط میں عورتوں کا کوئی ذکر نہ تھا، اس لئے جب عورتو...

صلح حدیبیہ 6 ہجری میں ہوئی:

ذہبی نے نافع،قتادہ، زہری ابن اسحاق وغیرہ اور عروہ بن زبیر کی کتاب مغازی سے نقل کیا کہ صلح حدیبیہ ماہ ذی قعدہ سن 6 ہجری میں واقع ہوئی۔

((قصة غزوة الحديبة)) وهي على تسعة أميال من مكة خرج إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة سنة ست. قاله نافع، وقتادة، والزهري، وابن إسحاق، وغيرهم. وعروة في مغازيه، رواية أبي الأسود.

تاریخ الإسلام ج 2 ص363

اور بقول ابن کثیر صلح حدیبیہ ماہ ذی قعدہ سن 6 ہجری کو واقع ہوئی بغیر کسی اختلاف کے اور اس پر زہری ،نافع مولی ابن عمر، قتادہ، موسی بن عقبہ، و محمد بن اسحاق نص کی ہے عروہ بن زبیر نے بھی یہی کہا کہ ماہ ذی قعدہ 6 ہجری میں رو نما ہوئی غزوة الحديبية وقد كانت في ذي القعدة سنة ست بلا خلاف. وممن نص على ذلك الزهري ونافع مولى ابن عمر، وقتادة وموسى بن عقبة، ومحمد بن إسحاق بن يسار وغيرهم. وهو الذي رواه ابن لهيعة عن أبي الأسود عن عروة أنها كانت في ذي القعدة سنة ست.

البداية والنهاية ج 4 ص188

http://shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/3596_%D8%A7%D9%84%D8%A8%D8%AF%D8%A7%D9%8A%D8%A9-%D9%88%D8%A7%D9%84%D9%86%D9%87%D8%A7%D9%8A%D8%A9-%D8%A7%D8%A8%D9%86-

%D9%83%D8%AB%D9%8A%D8%B1-%D8%AC-%D9%A4/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_188

جبکہ مکہ ۲۰ رمضان المبارک ۸ ہجری کو فتح ہوا۔

بلکہ بخاری و مسلم نے درج ذیل روایات کو نقل کر کے توجیہات کے تمام در بند کر دیئے۔

حدثنا إبراهيم بن موسى، اخبرنا يزيد بن زريع، عن خالد، عن ابي عثمان النهدي، عن مجاشع بن مسعود، قال: جاء مجاشع باخيه مجالد بن مسعود إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال:" هذا مجالد يبايعك على الهجرة، فقال: لا هجرة بعد فتح مكة ولكن ابايعه على الإسلام".

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا ' اس نے کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی ' اسے خالد نے ' اسے ابوعثمان نہدی نے اور اس سے مجاشع بن مسعود نے بیان کیا کہ مجاشع اپنے بھائی مجالد بن مسعود کو لے کر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ مجالد ہے۔ آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا ہے ۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی۔ ہاں میں اسلام پر اس سے بیعت لے لوں گا۔

صحيح البخاري. كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ. 194. بَابُ لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ: حديث 3079
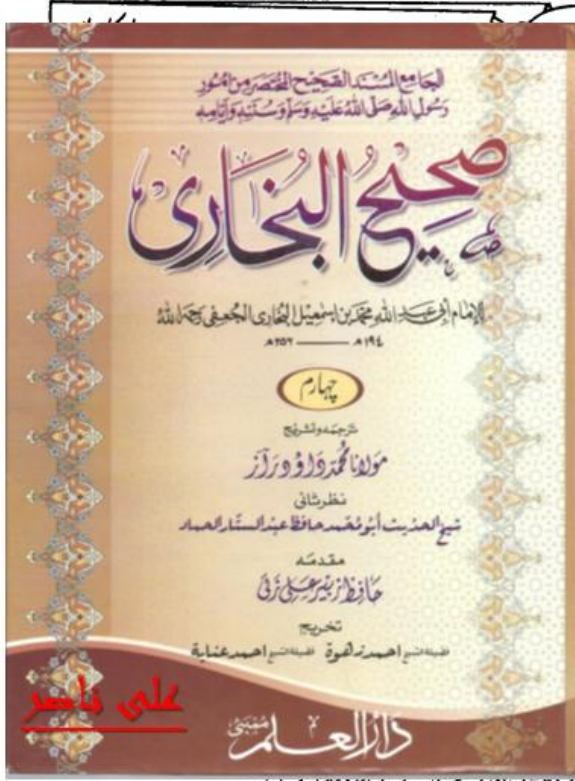
کِتَابُ الْجِهَادِ

شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)). [راجع: ١٣٤٩]

بیان کیا، ... سے عبدا... دن فرمایا ... نیت اور ... نکل جاؤ۔

تشریح: خاص مکہ سے مدینہ منورہ کی ہجرت مراد ہے۔ پہلے جب مکہ دا... ضروری ہوئی۔ لیکن اب مکہ اسلامی حکومت کے تحت آ چکا۔ اس لئے یہاں ... کا حکم ہی ختم ہوگیا۔ کیونکہ جب تک دنیا قائم ہے اور جب تک کفر و اسلام کی ... پر عمل کرنے کی آزادی حاصل نہ ہو، دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا فرض ...

ہجرت کے لغوی معنی چھوڑنا، اصطلاح میں اسلام کے لئے اپنا وطن ... اصولوں کے تحت کی جائے تو اسلام میں اس کا بڑا درجہ ہے۔ اور اگر دنیا طلبی ... امام بخاری رحمہ اللہ شروع ہی میں حدیث "انما الاعمال بالنیات۔" نقل ... کے نام سے مشہور ہوں ان کو خود فیصلہ کرنا ہے وہ مہاجر کس قسم کے ہیں: ... :١٤،١٥) کا یہی مطلب ہے کہ لوگوں کو چاہیے کہ وہ خود گریبانوں میں منہ ڈال کر ... اور اپنے بارے میں خود فیصلہ کریں۔

٣٠٧٨، ٣٠٧٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى، أَنْبَأَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: جَاءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيْهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: هٰذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ. فَقَالَ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَلٰكِنْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ)). [راجع: ٢٩٦٢، ٢٩٦٣]

(٣٠٧٨، ٧٩) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی، انہیں خالد نے، انہیں ابوعثمان نہدی اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجاشع اپنے بھائی مجالد بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لے کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ مجالد ہیں۔ آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی۔ ہاں میں اسلام پر ان سے بیعت لے لوں گا۔"

تشریح: اس حدیث میں ابتدائے اسلام کی ہجرت از مکہ برائے مدینہ مراد ہے۔ جب مکہ شریف فتح ہوگیا، تو وہاں سے تو ہجرت کا سوال ہی ختم ہوگیا۔ روایت کا یہی مطلب ہے۔

٣٠٨٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُوْلُ: ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيْرٍ فَقَالَتْ لَنَا:

(٣٠٨٠) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ عمرو اور ابن جریج بیان کرتے تھے کہ ہم نے عطاء سے سنا تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ثبیر پہاڑ کے قریب قیام فرما تھیں۔ آپ نے

مسلم :

حدثنا محمد بن الصباح ابو جعفر ، حدثنا إسماعيل بن زكرياء ، عن عاصم الاحول ، عن ابي عثمان النهدي ، حدثني مجاشع بن مسعود السلمي ، قال: اتيت النبي صلى الله عليه وسلم ابايعه على الهجرة، فقال: " إن الهجرة قد مضت لاهلها ولكن على الإسلام والجهاد والخير " .

مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہجرت تو گزر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر۔“حدیث 4826

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-24870.html

وحدثني سويد بن سعيد ، حدثنا علي بن مسهر ، عن عاصم ، عن ابي عثمان ، قال: اخبرني مجاشع بن مسعود السلمي ، قال: جئت باخي ابي معبد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الفتح، فقلت: يا رسول الله، بايعه على الهجرة، قال: " قد مضت الهجرة باهلها "، قلت: فباي شيء تبايعه؟، قال: " على الإسلام والجهاد والخير "، قال ابو عثمان: فلقيت ابا معبد فاخبرته، بقول مجاشع، فقال: صدق

مجاشع بن مسعود سے روایت ہے، میں اپنے بھائی ابوسعید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد۔ اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے بیعت لیجئیے ہجرت پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی۔“ میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ بیعت لیں گے اس سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔“ ابوعثمان نے کہا: میں ابوسعید سے ملا اس سے مجاشع کا کہنا بیان کیا اس نے کہا: مجاشع نے سچ کہا۔ حدیث 4827

صحیح مسلم.كِتَاب الْإِمَارَةِ.20. باب الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الإِسْلاَمِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى: «لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ» .

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-24874.html

غور طلب بات یہ ہے کہ مجالد بن مسعود کا تعلق مکہ مکرمہ سے نہیں تھا بلکہ قبیلہ بنی سلیم سے تھا جیسا کی مسلم کی درج بالا روایات میں موجود ہے، بنی سلیم کا تعلق مکہ مکرمہ سے نہیں تھا، اگر ہجرت کی حرمت فقط اہل مکہ کے لیے تھی تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے مجالد کو ہجرت سے کیوں روکا؟